اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے
صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتابِ ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانہ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمدؐ اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب .... اقتباس الانوار

مترجم .... مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی

.... اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷

اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء

تعداد .... پانچ صد (۵۰۰)

طباعت .... حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

ناشر .... ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

marfat.com
Marfat.com

تعارف

اِس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضور رسول مقبول سرورِ کائنات فخرِ موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرفِ قبولیت اِن الفاظ میں بخشا ہے:۔

"تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور اس میں بہت
عجیب وغریب احوال واسرار درج کیے ہیں ہم تمہاری
کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔" (اس خواب کی تفصیل صـ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

اسکے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحۂ قبولیت کتاب پڑھا اور نور سبز کی ایک دھاری دار چادر بطور انعام عطا فرمائی۔ اسکے بعد خلفائے راشدین اور حضرت غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانیؒ اور خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتیؒ اور تمام اولیائے کرام جو اس مجلس میں موجود تھے سب نے یکے بعد دیگر کتاب ملاحظہ فرمائی اور اس فقیر کو شرفِ قبولیت بخشا۔ جب اِس حالتِ کشف سے افاقہ ہوا تو سارا مکان عطر و عنبر کی خوشبو سے معطر پایا۔ اور سجدۂ شکر ادا کیا۔ نیز اس کتاب کا آغاز بھی حضرت غوث الثقلینؒ اور حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی رحمہما کے اشاراتِ باطن سے ہوا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ ساکن کوٹ مٹھن اپنے ملفوظات مقابیس المجالس میں فرماتے ہیں کہ یہ بادشاہ کتاب ہے اور ایک بلند مقام ولی اللہ کی لکھی ہوئی ہے۔ ہمارے شیخ حضرت مولانا سیّد محمد ذوقی شاہ قدس سرہٗ بھی اس کتاب کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جب یہ احقر اجمیر شریف میں بیعت سے مشرف ہوا تو یہ کتاب دیکر فرمایا کہ اسے پڑھو۔ اسکے بعد حضرت شیخ کے خلیفۂ اوّل واکبر حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ نے جو برطانوی الاصل تھے اور کشف المحجوب کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ اس احقر کو یہ کتاب ترجمۂ اردو کیلئے عطا فرمائی جس کا نتیجہ قارئین کرام

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ مصنّف

٠٦٠١

الحمد للہ الذی اظہر الاحوال علی ارباب المجاہدات واقامہم شائقین فی مقام القرب والمشاہدات والصلاۃ علی من نشر سر الاسلام بین الخواص والعوام وبین شعائر الایمان ناطقا بخیر الکلام وعلی الہٖ واصحابہ التابعین لہ فی جمیع الاقوال والافعال والاخرین من قلبہٖ حقائق الوجد والحالؒ

امابعد: ذرّۂ بے مقدار، فارغ از گفتگوئے اغیار (جو اغیار کے طعنہ و تشنیع سے بے پرواہ ہے) غلام مصطفوی محمد اکرم بن محمد علیؒ براسوی، حنفی، قدوسی کہتا ہے کہ یہ کتاب حضرت خاتم النبییّنؐ، ائمہ معصومین، خلفاءِ راشدین، پیشوایانِ دین، اولیائے متقدّمین ومتاخرین کے احوال میں ہے جو کاتب الحروف کے سلسلۂ طریقت کی ترتیب سے حسب فرمائش احبابِ بندہ مثل حافظ فتح محمد سہرندی، میر محمد جعفر، شیخ یار محمد، حافظ امان اللہ دھلوی اور بتقاضائے اشاراتِ غیبی عالم معانی سے صورتِ الفاظ و حروف میں اور تقریر سے تحریر کے احاطہ میں آئی ہے اور خلوت خانۂ کنت کنزاً مخفیا سے نکل کر صحنِ ظہور میں گامزن ہو کر مقبولِ ظاہر و باطن ہوئی ہے۔

کتاب ہٰذا کے متعلق بشارتِ نبویؐ

اس وجہ سے کہ جب یہ کتاب اختتام کے قریب تھی تو رات کو اس فقیر نے عالمِ واقعہ میں دیکھا کہ باغہائے بہشت میں سے ایک باغ ہے جس کے اندر ایک قبہ ہے جو سُرخ زمرّد سے بنا ہوا ہے اور اس کے اندر رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم مع چار یار اور اولیائے

marfat.com

Marfat.com

متقدمین و متاخرین تشریف فرما ہیں اور حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری، حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج، حضرت سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی، بندگی شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس اسرارہم بھی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت یہ دُعاگو کتاب ھٰذا ہاتھ میں لئے حاضر ہوا اور حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس سرہ العزیز نے اس فقیر کے ہاتھ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کی اور عرض کیا کہ یہ کتاب اب خلفائے راشدین دائمہ معصومین، اولیائے متقدمین و متاخرین کے احوال میں لکھی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ اس کا مصنّف کہاں ہے۔ اس فقیر نے فوراً آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حاضر ہوں یارسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور اس میں بہت عجیب و غریب احوال و اسرار درج کئے ہیں ہم تمہاری کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فاتحہ قبولیتِ کتاب پڑھا اور نورِ سبز کی ایک دھاری دار چادر بطور انعام ایں کتاب عطا فرمائی۔ اس کے بعد خلفائے راشدین نے اور حضرت غوث الثقلین، حضرت خواجہ بزرگ اور تمام اولیائے کرام نے جو اس محفل میں حاضر تھے، یکے بعد دیگر کتاب مُلاحظہ فرمائی اور اس فقیر کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس کے بعد جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ خواب گاہ سے عطر و عنبر کی خوشبو آرہی تھی اور سارا مکان عطریاتِ ان ربکم فی ایام دھرکم سے معطّر ہے۔ یہ دیکھ کر فقیر کو بے حد مسرت ہوئی اور دوگانہ شکرِ حق ادا کیا، نیز اس کتاب کا آغاز حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بزرگ رحمہما اللہ کے اشاراتِ باطن سے ہُوا تھا۔

چُونکہ اس کتاب کے اسرار و رموز کے حامل اجسادِ انسانیہ ہوں گے جو اربعہ عناصر اور رُوح کا مجموعہ ہیں، مَیں نے اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چار اقتباس درج کئے ہیں۔

مقدمۂ کتاب مقدمہ کتاب خلافتِ الٰہیہ کے بیان، چہار مشائخ، چہار اصل سلاسل طریقت و دیگر فروعی سلاسل کے احوال اور رجال اللہ مثل غوث و قطب کے حالات اور مشربِ صُوفیۂ اہلِ صفا و مرتبۂ ولایتِ مُقید و مطلق پر مشتمل ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کو مقبولیت عطا فرمائے، نیز علماء و مشائخ سے یہ درخواست ہے کہ اگر سہو و نسیان کی وجہ سے اس کتاب میں کہیں کوئی غلطی واقع ہوگئی ہو تو اصلاح فرمادیں۔ ان اللہ ھو غافر الذنوب والخطایا وھو حسبی ونعم الوکیل (اللہ ہی گناہ معاف کرنے والا اور خطاؤں سے درگذر کرنے والا اور وہی کافی ہے اور بہترین وکیل ہے۔)

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز

marfat.com
Marfat.com